طَوِيلُ النَجَادِ رَفِيعُ العِمَاد ◌َكثيرُ الرَمَادِ اِذَا مَا شَتَا

’’ ان کی تلوار کا نیام طویل تھا، ان کےستون اونچے تھے، اور سردی کے موسم میں ان کے ہاں راکھ بہت ہوتی تھی۔ ‘ ‘

طویل النجاد حقیقی اور مجازی دونوں معنی میں درست ہے۔ ان کی تلوار کا نیام حقیقت میں بھی طویل ہوسکتا ہے اور یہ ان کی بہادری اور لمبے قد کی طرف اشارہ بھی ہوسکتا ہے۔ اسی طرح رفیع العماد کا مطلب ان کے گھر کے بلند ستون بھی ہوسکتے ہیں اور قبیلے میں ان کا بلند مقام بھی مراد لیا جا سکتا ہے۔ اور کثیر الرماد یعنی چولہے میں بہت زیادہ راکھ ہونے کا بیان ان کی سخاوت کی طرف اشارہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان کے ہاں غریبوں کے لیے بہت زیادہ کھانا پکتا تھا اور اس کے حقیقی معنی بھی مراد لیے جا سکتے ہیں۔

کنایہ کی اقسام

١۔ کنایہ قریب

کنایہ کوئی ایسی صفت ہو جو کسی خاص شخصیت کی طرف منسوب ہو اور اس صفت کو بیان کر کے اس سے موصوف کی ذات مراد لی گئی ہو۔ مثلاً عزیز لکھنوی کے بقول:

دعوے تو تھے بڑے ارنی گوئے طور کو

ہوش اڑ گئے ہیں ایک سنہری لکیرسے

اس شعر میں ’ارنی گوئے طور ‘سے حضرت موسیٰ علیہ السلام مراد ہیں۔ کنایہ کی اس قسم سے توجہ فوراً ہی موصوف کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔

٢۔ کنایہ بعید

کنائے کی اس قسم میں بہت ساری صفتیں کسی ایک موصوف کے لیے مخصوص ہوتی ہیں اور ان کے بیان سے موصوف مراد ہوتا ہے۔ لیکن وہ ساری صفتیں الگ الگ اور چیزوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس کو کنایہ بعید اور خاصہ مرکبہ بھی کہا جاتا ہے۔ مثلاً:

ساقی وہ دے ہمیں کہ ہوں جس کے سبب بہم

محفل میں آب و آتش و خورشید ایک جا

آب و آتش و خورشید کے جمع ہونے کی صفت شراب میں پائی جاتی ہے اور یہ صفات الگ الگ بھی موجود ہوسکتی ہیں۔

۳۔ کنایہ سے صرف صفت مطلوب ہو

زندگی کی کیا رہی باقی امید
ہو گئے موئے سیاہ موئے سفید

اس شعر میں موئے سیاہ سے جوانی مراد لی گئی ہے اور موئے سفید بڑھاپے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

۴۔ کنایہ سے کسی امر کا اثبات یا نفی مراد ہو

مثلاً یہ جملہ: زید و عمر دونوں ایک سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں۔ یعنی دونوں اپنی شکل و صورت یا عادات و خصائل میں ایک جیسے ہیں۔

Dr. H M Imran

Assistant Professor

Deptt. Of urdu, S S College, Jehanabad

Email: imran305@gmail.com

Kenaya ki tareef aur uske aqsam

B.A URDU (HONS) PART-III

Lecture-2

۵. تعریض

لغت میں تعریض کے معنی ‘چوڑا کرنا، وسیع کرنا، بڑا کرنا، مخالفت کرنا، مزاحمت کرنا، کنایہ سے بات کہنا، اشارہ سے کوئی بات جتانا، کسی معاملے کو مشکل بنا دینا ’وغیرہ ہیں۔ اصطلاح میں تعریض کنائے کی اس قسم کو کہتے ہیں جس میں موصوف کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ مثلاً اگر کوئی بادشاہ رعایا پر ظلم کر رہا ہو تو یہ کہا جائے کہ بادشاہی اس کو زیبا ہے جو رعیت کو آرام سے رکھے۔ یعنی وہ بادشاہی کے لائق نہیں ہے۔ تعریض کو بالعموم کسی پر تنقید کرنے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی کوئی شخص کسی پر تنقید کرنا چاہتا ہے اور واضح طور پر اس کا نام بھی نہیں لینا چاہتا۔ اس میں کسی حد تک طنز کا مفہوم بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً داغ دہلوی کا شعر ہے:

ہمی بدنام ہیں جھوٹے بھی ہمی ہیں بے شک

ہم ستم کرتے ہیں اور آپ کرم کرتے ہیں

اس شعر میں داغ نے طنز کی صورت میں اس حقیقت کو بیان کیا ہے کہ آپ ہی دراصل جھوٹے ہیں اور ہم پر ستم کرتے ہیں۔

کنائے کی اس قسم کی مثال قرآن مجید کی اس آیت میں بھی موجودہے۔ ارشاد ہے:

(إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ۔ (آل عمران۳:۲۱

’ ’ جو لوگ اللہ کے احکام و ہدایات کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور اس کے پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کی جان کے درپے ہو جاتے ہیں، جو خلق خدا میں عدل و راستی کا حکم دینے کے لیے اٹھیں، ان کو درد ناک سزا کی خوش خبری سنا دو۔ ‘‘

یہاں لفظ فَبَشِّرْهُمْ میں تعریض ہے۔ اس کا معنی‘‘ خو ش خبری سنا دو’’ ہے۔ جبکہ جہنم کا عذاب درحقیقت خو ش خبری نہیں، بلکہ بری خبر ہے، مگر اسے بطور تعریض خوش خبری کہا گیا ہے۔

۶. تلویح